اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وَقت اللہ پاک اُس سے راضی ہو، اُسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھے۔[1]

اے دینِ حق کے رہبر تم پر سلام ہر دم | میرے شفیعِ محشر تم پر سلام ہر دم

[1]... فردوس الاخبار، جلد:2، صفحہ:284، حدیث:6083۔

اس بے کس و حَزیں پر جو کچھ گزر رہی ہے	ظاہر ہے سب وہ تم پر، تم پر سلام ہر دم
اپنے گدائے دَر کی لیجے خبر خدارا	کیجے کرم حسنؔ پر تم پر سلام ہر دم [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ** سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[2] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

2 عظیم چیزوں کو مت بُھولو...!!

صحابیٔ رسول حضرت عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہما سے روایت ہے، **فرماتے ہیں: ایک** مرتبہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خُطبہ دیتے ہوئے **فرمایا: (اے لوگو...!!) 2 عظیم چیزوں کو مت بُھولو...!!(1): ایک جنّت (2): اور دوسری جہنّم۔**

یہ کہہ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رونے لگے، **اتنا روئے، اتنا روئے** کہ داڑھی مبارک

[1] ...ذوقِ نعت، صفحہ: 168-169 ملتقطاً۔

2...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284

کے کِنَارے آنسوؤں سے تَر ہو گئے۔ پھر فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں مُحَمَّد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی جان ہے، آخرت سے مُتَعَلِّق اگر تُم وہ جان لیتے، جو میں جانتا ہوں تو تم پہاڑوں کی طرف نکل جاتے اور اپنے سروں پر مٹّی ڈالا کرتے۔[1]

مجھے سچّی توبہ کی توفیق دیدے | پئے تاجدارِ حرم یاالٰہی!
مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے | ہو مجھ ناتُواں پر کرم یاالٰہی![2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کامِل مؤمن کی ایک نشانی

پیارے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک جو ہم نے سُنی، اِس سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ سب سے پہلے تو اس نصیحت پر تَوَجُّہ کیجیے کہ جو مَحْبُوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں فرمائی کہ لَا تَنْسَوُا الْعَظِیْمَتَیْنِ الجنّۃَ و النَّارَ 2 عظیم چیزوں کو کبھی مت بُھولو...!! (1): جنّت (2): جہنّم۔

مَعْلُوم ہوا؛ ایک مسلمان کی یہ شان ہوتی ہے کہ وہ جنّت اور دوزخ کو ہمیشہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھتا ہے ❁ وہ گھر میں ہو، تب بھی جنّت و دوزخ اُس کے تصوُّر میں ہوتی ہیں ❁ وہ آفس میں ہو، جنّت و دوزخ تب بھی اُس کے تصوُّر میں ہوتی ہیں ❁ وہ بازار میں ہو، تب بھی جنّت و دوزخ کو خیال میں رکھتا ہے ❁ سَفَر پر ہو، تب بھی یاد رکھتا ہے ❁ غرض؛ کامِل اِیمان والا وہ ہے جو جنّت و دوزخ کو ہمیشہ اپنی نگاہوں کے سامنے رکھتا ہے، ان دونوں کو کبھی بھی بُھولتا نہیں ہے۔

[1]... موسوعہ ابن ابی دنیا، صفۃ النار، جلد:6، صفحہ:399، حدیث:2۔

[2]... وسائلِ بخشش، صفحہ:109-110 ملتقطاً۔

جس کا دِل نُورِ اِیمان سے چمک جائے

حضرت حارثہ رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیٔ رسول ہیں، ایک مرتبہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، مَحبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے پُوچھا: کَیْفَ اَصْبَحْتَ یَاحَارِثَہ؟ اے حارثہ! تمہاری صُبح کس حال میں ہوئی؟ عرض کیا: اَصْبَحْتُ مُؤْمِناً حَقًّا یعنی یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! میں نے اِس حال میں صُبح کی کہ میں اللہ پاک پر سچّا اِیمان رکھنے والا تھا۔ فرمایا: اِس کی دلیل کیا ہے کہ تم سچّے اِیمان والے ہو؟

اب حضرت حارثہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے اپنی قلبی کیفیات عرض کیں، اسی میں یہ بھی عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! میری حالت یُوں ہے کہ گویا میں جنّت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں، اَہْلِ جنّت ایک دوسرے کے ساتھ مُلاقات کر رہے ہیں، یُونہی میں گویا جہنّم کو بھی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ انہوں نے چیخ پُکار مچا رکھی ہے۔

پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بات سُنی تو فرمایا: اَلْزِمْ اے حارثہ! (بہت مبارَک کیفیت ہے) اس پر ثابِت قدم رہو۔ پھر فرمایا: مُؤْمِنٌ نَوَّرَ اللہُ قَلْبَہٗ یعنی (حارثہ وہ بندہ) مؤمن ہے کہ اللہ پاک نے اس کے دِل کو (نُورِ اِیمان سے) چمکا دیا ہے[1]

پیارے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہوا؛ مسلمان بندے کی یہ شان ہوتی ہے کہ وہ جنّت و دوزخ کو ہمیشہ نگاہوں میں رکھتا ہے اور جو بندہ یہ عظیم کام کرلیتا ہے، جہاں کہیں بھی ہو، اپنی نگاہِ تَصَوُّر جنّت سے بھی نہیں ہٹاتا، جہنّم سے بھی نہیں ہٹاتا، اللہ پاک ایسے خوش نصیب کے دِل کو نُورِ اِیمان سے چمکا دیتا ہے۔

[1]... مسند بزار، جلد:13، صفحہ:333، حدیث:6948۔

یہ تو غافِل ہو گئے ہیں...!!

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ اپنی زندگی میں اِس بات کو نافِذ کریں ۞ چلتے پھرتے ۞ اُٹھتے بیٹھتے ۞ گھر میں ۞ دُکان پر ۞ کام پر ۞ آرام کے وقت ۞ جہاں ہوں ۞ جس حال میں ہوں ۞ جس کیفیت میں ہوں، چاہیے کہ جنّت اور دوزخ کا تصوُّر جماتے رہا کریں۔ **روایت ہے:** لوگ مِل کر بیٹھیں، پھر اپنی مجلس میں جنّت اور دوزخ کا تذکرہ نہ کریں تو فِرشتے کہتے ہیں: یہ لوگ 2 عظیم چیزوں (یعنی جنّت و دوزخ) سے غافِل ہو گئے ہیں۔ [1]

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں	سامان سو برس کا ہے، پَل کی خبر نہیں
کُوچ ہاں! اے بے خبر ہونے کو ہے	کب تلک غفلت..! سحر ہونے کو ہے

جہنم کی گرمی کیسے برداشت کر پائیں گے

۞ اللہ پاک کے نبی حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلام بہت خوفِ خُدا والے تھے، ایک روز آپ تنّور کے پاس سے گزرے، اُس میں آگ جل رہی تھی، یہ دیکھ کر آپ کو جہنّم کی آگ یاد آگئی، آپ کا دِل گھبرا گیا، بے چینی میں زمین پر آگئے اور اتنا تڑپے، قریب تھا کہ آپ کے جوڑ جُدا ہو جاتے ۞ گرمی کے دِنوں میں حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلام دُھوپ میں آتے تو کہتے: **اے اللہ پاک! ہم تیرے بنائے ہوئے سُورج کی گرمی برداشت نہیں کر سکتے تو جہنّم کی گرمی کیسے برداشت کر پائیں گے؟** [2]

اللہُ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمائیے! یہ اللہ پاک کے نبی ہیں، مَعْصُوم ہیں،

1... موسوعہ ابن ابی دنیا، صفۃ النار، جلد:6، صفحہ:399، حدیث:3۔

2... تنبیہ المغترین، صفحہ:57۔

گُناہوں سے یقیناً قطعاً پاک ہیں، پکّے جنّتی ہیں، نہ جانے کتنوں کے جنّت میں جانے کا باعث ہوں گے، اِس کے باوُجُود جہنّم کو کس طرح ہمیشہ پیشِ نظر رکھا کرتے تھے۔ کاش! ہمیں بھی یہ سَعادت مِل جائے۔ کاش! ہم بھی جہنّم کو ہمیشہ نگاہوں میں رکھنے والے بن جائیں۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

پیارے آقا جہنّم سے ڈراتے تھے

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے حدیث شریف سُنی، پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے خُطْبہ دیا اور خُطبے میں فرمایا: لوگو...!! جنّت کو بھی یاد رکھو، دوزَخ کو بھی یاد رکھو...!! یہاں سے ہمیں مَعْلُوم ہوتا ہے کہ ہمارے آقا و مَوْلیٰ، رسولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم جو بیانات فرمایا کرتے تھے، اُن بیانات کے موضوعات میں **خوفِ خُدا** کے موضوعات بھی شامِل ہوا کرتے تھے۔

آج اگر کوئی مذہبی شخص یا مُبلِّغ خوفِ خُدا والی باتیں سُناتے ہیں، جہنّم کے تذکرے کرتے ہیں، خوفِ خُدا سے روتے بھی ہیں، رُلاتے بھی ہیں تو بعض نادان کہتے ہیں: مَوْلَوِی تو بس ڈراتے ہی رہتے ہیں۔

جی ہاں! ہم ڈراتے رہتے ہیں۔ کیوں ڈراتے ہیں؟ اِس لیے کہ جہنّم کا تذکرہ کرنا، قیامت کے ہولناک مَنْظَر لوگوں کو بتانا، قبر کی وحشت کے مُتَعَلِّق خبر دینا ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی **سُنّت مبارَک** ہے۔

اے مَحْبُوب! لوگوں کو ڈرایئے...!!

اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں اپنے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو فرمایا:

قُمْ فَاَنْذِرْ ۝۲ (پارہ:29، سورۂ مدثر، آیت:2) | ترجَمۂ کنزُالعِرفان : کھڑے ہو جاؤ، پھر ڈر سُناؤ!

بخاری شریف کی حدیثِ پاک کے مُطابِق یہ آیتِ کریمہ اظہارِ نبوت کے بعد بالکل ابتدائی دور میں نازل ہوئی [1]

پتا چلا؛ تبلیغِ دِین کے مُعامَلے میں ابتدائی حکم ہی یہ ہے: اُٹھو...!! ڈر سُناؤ...!! لہٰذا لوگوں کو ڈرانا، ڈر سُنانا ضروری ہے۔ **یہ تبلیغِ دِین کا ایک بنیادی تَرِین جُزْ (یعنی حصہ) ہے۔**

قرآن آیا ہی ڈرانے کے لیے ہے

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم جو کتابِ ہدایت ہے، جسے پڑھ کر لاکھوں نہیں کروڑوں کی زندگیاں سَنْور گئی ہیں، جس کے حُقُوق پُورے کرنے والے، جس کی تعلیمات پر عَمَل کرنے والے وِلایَت کے بلند تَرِین درجات تک پہنچ جاتے ہیں، وہ قرآن بنیادی طَور پر آیا ہی اِس لیے ہے تاکہ اِس کے ذریعے سے لوگوں کو ڈرایا جائے۔ جی ہاں! اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ كَذٰلِكَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا (پارہ:25، سورۂ شوریٰ:7)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان : اور یونہی ہم نے تمہاری طرف عربی قرآن کی وحی بھیجی تاکہ تم مرکزی شہر اور اس کے ارد گرد رہنے والوں کو ڈر سناؤ

پیارے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہوا؛ قرآنِ کریم کو اُتارا ہی اِس لیے گیا ہے تاکہ اِس کے ذریعے سے دِلوں میں ڈر پیدا کیا جائے۔

[1] ...بخاری، کتاب بدء الوحی، صفحہ:66، حدیث:4۔

ڈرانے والے خیر خواہ ہیں

اب ہم اِس آیتِ کریمہ کو سامنے رکھ کر ذرا غور کریں: ۞ **قرآنِ کریم کِتابِ ہدایت** ہے اور نازِل کیوں ہوا؟ **دِلوں میں خوفِ خُدا بڑھانے کے لیے۔** مَعْلُوم ہوا؛ خوفِ خُدا ہدایت ملنے کا ذریعہ ہے ۞ **قرآنِ کریم کے ذریعے قوموں کو عُروج، ترقی اور بلندی ملتی ہے** اور قرآنِ کریم نازِل کیوں ہوا؟ دِلوں میں خوفِ خُدا بڑھانے کے لیے۔ مَعْلُوم ہوا؛ خوفِ خُدا کی بَرَکت سے عُروج، ترقی اور بلندی ملتی ہے ۞ **قرآنِ کریم قُربِ اِلٰہی دِلانے والی کتاب ہے** اور نازِل کیوں ہوئی؟ دِلوں میں خوفِ خُدا بڑھانے کے لیے۔ مَعْلُوم ہوا؛ خوفِ خُدا کی بَرَکت سے اللہ پاک کا قُرب ملتا ہے ۞ اسی طرح غور کرتے چلے جایئے! ۞ قرآنِ کریم میں اگلے پچھلوں کا عِلْم ہے ۞ قرآنِ کریم نُور ہے ۞ قرآنِ کریم اللہ پاک کی مضبوط رَسّی ہے ۞ قرآنِ کریم نجات ہے ۞ قرآنِ کریم شَفاعت فرمانے والا ہے اور نازِل کیوں ہوا؟ دِلوں میں خوفِ خُدا بڑھانے کے لیے، لِہٰذا مَعْلُوم ہوا کہ اگر ہم اپنے دِل میں اللہ پاک کا، روزِ قیامت اس کی بارگاہ میں حاضِری کا خوف بڑھالیں تو اِس کی بَرَکت سے ہمیں عُروج بھی ملے گا، ترقی بھی ملے گی، دُنیا و آخرت میں نجات بھی نصیب ہوگی، حکمت بھی نصیب ہوگی اور اللہ پاک نے چاہا تو روزِ قیامت ہم شفاعت کے حق دار بھی بن جائیں گے۔

اس سے پتا چلا؛ جو لوگ ہمیں ڈر سُناتے ہیں ۞ کبھی قیامت کا تذکرہ شروع کر دیتے ہیں ۞ کبھی جہنّم کی باتیں کرنے لگتے ہیں ۞ کبھی قبر کی ہولناکیاں بتاتے ہیں ۞ کبھی مَوْت کی سختیاں بتا رہے ہوتے ہیں، یہ لوگ اَصْل میں ہمیں ترقی، کامیابی، بلندی اور قُربِ اِلٰہی کا حقدار بنانے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔

محبّت میں اپنی گُما یاالٰہی!	نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی!
مِرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دم	ترے خوف سے یاخدا یاالٰہی!
ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ	میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی! [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہمارے آقا نذیر ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کیوں آیا؟ تاکہ لوگوں کو ڈرایا جائے۔ اب سنیے! ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کیوں تشریف لائے؟ اللہ پاک نے فرمایا:

لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَاۙ(۱)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تاکہ وہ تمام جہان والوں کو ڈر سُنانے والا ہو۔ (پارہ:18، سورۂ فرقان:1)

مَعْلُوم ہوا؛ ہمارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم **نَذِیْر** بن کر تشریف لائے، آپ کا ایک نامِ پاک ہی **نَذِیْر** ہے۔ اِس کا معنیٰ ہوتا ہے: **ڈَر سُنانے والا**۔ پتا چلا؛ مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ڈَر سُنانے والے نبی ہیں۔

لوگو! جہنّم سے ڈرو...!!

حضرت عدِی بن حاتِم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک روز مَحْبُوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم جہنّم کا ذکر فرمارہے تھے، بیان کرتے کرتے آپ نے اس سے پناہ مانگی۔

[1]...وسائلِ بخشش، صفحہ:105 ملتقطاً۔

اس دوران آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے چہرۂ مبارک ایک طرف کو پھیر لیا۔ پھر (ہماری طرف رُخ کیا اور) جہنّم سے پناہ مانگی! پھر چہرہ مبارک پھیر لیا، تیسری بار پھر جہنّم سے پناہ مانگی اور چہرہ مبارک پھیر لیا۔ صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم (کا بار بار چہرہ مُقدّس پھیرنا اور چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ) گویا جہنّم کو دیکھ رہے تھے (اِس لیے ناگواری سے چہرہ مبارک پھیر رہے تھے)۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِتَّقُوا النَّارَ یعنی اے لوگو! جہنّم سے ڈرو...!![1]

تو ڈر اپنا عنایت کر، رہیں اِس ڈر سے آنکھیں تر
مٹا خوفِ جہاں دل سے، مٹا دنیا کا غم مولیٰ[2]

جو روئے گا جنت میں داخل ہو گا

حضرت جَرِیر بن عبدُاللہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سے فرمایا: میں تمہارے سامنے سُورۃُ التَّکَاثُر پڑھتا ہوں، تم میں سے جو روئے گا، وہ جنّت میں داخِل ہو گا۔ چُنانچہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سُورۃُ التَّکَاثُر کی تلاوت فرمائی۔ ہم میں سے کچھ تو روئے اور کچھ نہ روئے۔ جو نہیں رَو سکے تھے اُنہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ہم نے رونے کی کوشش کی مگر نہ رَو سکے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں دوبارہ پڑھتا ہوں جو روئے گا، اُس کے لیے جنّت ہو گی اور جو نہ رو سکے وہ رونے کی سی شکل ہی بنا لے۔[3]

[1]... بخاری، کتاب الادب، باب طیب الکلام، صفحہ: 1501، حدیث: 6023 مفہوماً۔
[2]... وسائلِ بخشش، صفحہ: 98۔
[3]... شعب الایمان، تعظیم القرآن، فصل البکاء... الخ، جلد: 2، صفحہ: 363، حدیث: 2053۔

اللہُ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** دیکھیے! یہ اَدائے مصطفےٰ ہے۔ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم بیان فرماتے تو خُود روتے بھی تھے، دوسروں کو رُلایا بھی کرتے تھے۔ لہٰذا آج جو مُبَلِّغِیۡن رَوتے ہیں، رُلاتے ہیں، خوفِ خُدا والی باتیں کرتے ہیں، یہ ادائے مصطفےٰ کو ادا کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتے ہیں۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! خوفِ خدا کے تَعَلُّق سے مکتبۃُ المدینہ نے ایک بڑی ہی پیاری کتاب بنام **؛خوفِ خُدا** شائع کی ہے، اِس کتاب میں خوفِ خُدا سے مُتَعَلِّق قرآنی آیات واحادیث بیان کی گئی ہیں، اِس کے ساتھ ساتھ پہلے کے بزرگوں کے خوفِ خُدا سے بھرپور واقعات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے قیمتاً طلب فرمائیں، خود بھی پڑھیے، دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ نے جہنّم سے ڈرایا

حضرت بَکْر مُزَنی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: صحابیٔ رسول حضرت اَبُو مُوسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللہُ عنہ بصرہ میں تھے، آپ نے خُطبہ دیا، دورانِ خطبہ آپ نے جہنّم کا تذکِرہ شروع فرما دیا اور جہنّم کا ذِکْر اتنی رِقّت کے ساتھ کیا کہ آپ کے آنسو مبارَک ٹپ ٹپ کرتے ہوئے منبر پر گرنے لگ گئے۔ راوِی کہتے ہیں: اس روز صحابیٔ رسول کے اِجتماع میں لوگ شِدَّت کے ساتھ رَو رہے تھے۔ (1)

ترے خوف سے، تیرے ڈر سے ہمیشہ | میں تھر تھر رہوں کانپتا یااِلٰہی! (2)

1... موسوعہ ابن ابی دنیا، کتاب الرقۃ والبکاء، جلد:3، صفحہ:190، حدیث:103۔

2... وسائلِ بخشش، صفحہ:105 ملتقطاً۔

ڈرانے والے تو اچھے ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! ڈرانا 2 قسم کا ہوتا ہے:(1):ایک ہوتا ہے کہ خطرہ مَوْجُود نہیں ہے، بندہ پِھر بھی ڈراتا جا رہا ہے، مثلاً ہم کسی راستے پر جا رہے ہیں، راستہ بالکل صاف ہے، آدمی خوامخواہ کہے جارہاہے: آگے نہ جانا۔ آگے ڈاکو ہیں، سنبھل کر چلنا، آگے کنواں ہے۔ یہ ڈرانا تو یقیناً بُرا ہے۔ جو یُوں ڈراتا ہے، بُرا کرتا ہے (2):دوسری قسم کا ڈرانا یہ ہوتا ہے کہ سامنے خطرہ موجود ہے، اب آدمی ڈرائے تَو ایسا ڈرانے والا جو ہوتا ہے، وہ ہمارا خیر خواہ ہوتا ہے، آپ دیکھیے !ڈاکٹر صاحب بھی تَو ڈراتے ہیں نا؟ کہ بھئی...!!فُلاں فُلاں چیزیں مت کھانا، ورنہ کینسر ہو جائے گا۔ فُلاں چیز نہ کھانا، ورنہ ہارٹ اٹیک کا خطرہ بڑھ جائے گا۔ ایسا جو ڈاکٹر ہو، جو ہماری حالت دیکھ کر پیشگی اِطلاع دیدے، ایسے ڈاکٹر کو ہم بُرا سمجھتے ہیں کہ اچھا سمجھتے ہیں؟ یقیناً اچھا ہی سمجھیں گے کیونکہ اس نے پہلے ہی ہمیں خطرے سے آگاہ کر دیا ہے۔

یُونہی ❁ اَنبیائے کرام علیہم السّلام نے لوگوں کو ڈرایا ❁ رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے لوگوں کو ڈرایا ❁ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے ڈرایا ❁ اَوْلیائے کرام نے ڈرایا ❁ عُلَمائے کرام نے ڈرایا تو یہ ڈرانا خوامخواہ کا نہیں ہے، قبر کا گڑھا ہمارے سامنے موجود ہے ❁ قیامت آنے والی ہے ❁ قیامت کا مَنْظر بہت ہولناک ہونا ہے، ضرور ہونا ہے ❁ جہنّم سخت خطرناک ہے اور واقعی ہے۔ لہٰذا جو ہمیں قبر میں اُترنے سے پہلے قبر کے حالات بتا رہے ہیں ❁ قیامت تک پہنچنے سے پہلے وہاں کے اَحْوال بتا رہے ہیں، وہ تو اچھا کرتے ہیں کہ قبر میں اُترنے سے پہلے ہی سب خطرات سے آگاہ کر رہے ہیں۔

لہٰذا جو ہمیں ڈر سُنائے، کبھی خوفِ خُدا بیان کر رہا ہو ❁ کبھی جہنّم کا ذِکْر چھیڑ رہا ہو ❁ کبھی قیامت کے ہولناک مَنْظر بیان کر رہا ہو، ایسے خوش نصیب اور حکمتِ عملی والے مُبَلِّغ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ اُس نے پہلے ہی سے ہمیں آگاہ کر دیا ہے۔

ڈر سُنانا سُنّتِ انبیا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! کوئی ہمیں خوفِ خُدا والی باتیں بتائے تو اُس پر اعتراض کرنے کی بجائے، یہ کہنے کی بجائے کہ لَو جی! مولوِی تو بس ڈراتے ہی رہتے ہیں، ہمیں چاہیے کہ ہم ان کی بات کو سُنیں، دِل میں بٹھائیں اور دِل میں خوفِ خُدا بڑھانے والے بن جائیں۔

آپ قرآنِ کریم پڑھیے! جتنے انبیائے کرام علیہم السّلام تشریف لائے، سبھی ڈر سُنانے کے لیے ہی تشریف لائے تھے، البتہ! جب انبیائے کرام علیہم السّلام نے ڈر سُنایا تو سامنے لوگوں کی 2 قسمیں ہو گئیں۔ میں قرآنِ کریم کی روشنی میں ان دونوں قسموں کا انجام مُختصر طور پر بتاتا ہوں، یہ سُن کر ہم نے فیصلہ یہ کرنا ہے کہ ہم نے ڈر سُن کر اعتراض کرنے والوں میں ہونا ہے یا ڈر جانے والا بننا ہے؟

سنیے! ❁ اللہ پاک کے نبی حضرت نُوح علیہ السّلام تشریف لائے، فرمایا:

اِنِّیۡ لَکُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ﴿۱۰۷﴾ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۱۰۸﴾ (پارہ:19، سورۂ شعراء:107-108)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک میں تمہارے لیے ایک امانتدار رسول ہوں۔ **تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔**

لوگوں کی 2 قسمیں ہو گئیں: صِرْف 80 افراد اللہ پاک سے ڈر گئے، باقیوں نے اعتراضات کرنا شروع کر دیئے۔ پھر سیلاب آیا، اللہ پاک نے اِس عالمگیر سیلاب میں 80 افراد کو بچالیا، باقی سب کو غرق کر دیا

❁ قومِ عاد کی طرف حضرت ہُود علیہ السّلام تشریف لائے، فرمایا:

اِنِّیۡ لَکُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ﴿۱۲۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۱۲۶﴾ (پارہ:19، سورۂ شعراء:125-126)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک میں تمہارے لیے ایک امانتدار رسول ہوں۔ **تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔**

قوم 2 حصّوں میں بٹ گئی، کچھ تو اللہ پاک سے ڈر گئے، اِیمان لے آئے، باقی نہ ڈرے، اُلٹا اعتراض کرنے لگے، اللہ پاک نے سخت سَنّاٹے دار آندھی کا عذاب بھیجا، جو ڈرنے والے تھے، وہ مَحْفُوظ رہے، جو اعتراض کرنے والے تھے، سب کے سب ہلاک و برباد ہو گئے۔

❁ حضرت لُوط علیہ السَّلام تشریف لائے، فرمایا:

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۶۳﴾ | ترجمۂ کنزُالعِرفان : **تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔** (پارہ:19، سورۂ شعراء:163)

جنہوں نے آپ کی بات سُنی، جو ڈر گئے، وہ بچ گئے، جو نہیں ڈرے تھے، اُلٹا اعتراضات کر رہے تھے، اللہ پاک نے حضرت جبریل علیہ السَّلام کو حکم دیا: آپ نے پُوری بستی کو پروں پر اُٹھایا، آسمان کی طرف لے کر گئے اور اُلٹی کر کے زمین پر پٹخ دیا، اُوپَر سے ان پر پتھروں کی بارش برسا دی گئی۔

❁ اللہ پاک نے **اَیْکہ** والوں کی طرف حضرت شعیب علیہ السَّلام کو بھیجا، آپ نے فرمایا:

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۷۹﴾ | ترجمۂ کنزُالعِرفان : **تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔** (پارہ:19، سورۂ شعراء:179)

جو ڈرنے والے تھے، ڈر گئے، باقی اعتراض کرنے لگ گئے، جو اعتراض کرنے والے تھے، اُن پر عذاب آیا اور ہلاک ہو گئے، جو ڈر سُننے، ڈر ماننے والے تھے، وہ دُنیا میں بھی عذاب سے بچے، آخرت میں بھی بچ جائیں گے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ 2 قسم کے لوگ ہیں ❀ ایک تو وہ ہیں جو ڈَر سُنتے ہیں ❁ قبر کی بات کی جائے ❁ آخرت کی بات کی جائے ❁ قیامت کی بات کی جائے ❁ جہنّم کا ذِکْر چھیڑا جائے تو وہ ڈر سُنتے بھی ہیں، دِل میں ڈر بٹھاتے بھی ہیں، ایسے خوش نصیب دُنیا میں بھی

کامیاب ہو جاتے ہیں، آخرت میں بھی کامیاب ہو جاتے ہیں ❀ اور جو لوگ ڈرتے نہیں ہیں، اُلٹا اعتراضات کرنے بیٹھ جاتے ہیں، وہ سخت خطرے میں ہیں۔ اللہ پاک ہمیں ڈرنے والا بنا دے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک اِنسانی فِطرت کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! ایک بات عرض کروں؛ ہم اِنْسان ہیں، 2 چیزیں ہماری فطرت میں موجود ہیں؛ (1): اُمّید (2): خوف۔ حکمت کی بات یہ ہے کہ زیادہ تَر لوگ خوف کے ذریعے تو بات مان لیتے ہیں، اُمّید کے ذریعے نہیں مانتے۔ مثال کے طور پر ڈاکٹر حضرات ہمیں بہت ساری چیزوں کے فائدے بتاتے ہیں ❀ سیب کھایا کرو! یہ فائدہ ہو گا ❀ اَنار کھایا کرو! وہ فائدہ ہو گا۔ کیا ہم ان کی بات مان لیتے ہیں؟ نہیں مانتے۔ بہت تھوڑے لوگ مانتے ہیں۔ لیکن جب ڈاکٹر صاحِب ڈراتے ہیں؛ ❀ فُلاں چیز مت کھانا، ورنہ بیماری بڑھ جائے گی۔ اب لوگ پرہیز کر لیتے ہیں۔ پتا چلا؛ ہماری فطرت میں یہ بات شامِل ہے کہ ہم ڈَر کر جلدی مان لیتے ہیں۔

حضرت مالِک بن دینار رَحمۃُ اللہِ علیہ کی تَوْبَہ کا واقعہ

حضرت مالِک بن دینار رَحمۃُ اللہِ علیہ بہت بڑے ولیٔ کامِل ہیں، تَوْبَہ کرنے سے پہلے آپ نشے کے عادِی تھے، آپ نے ایک مرتبہ خوفِ قیامت پر مبنی ایک خواب دیکھا، جو آپ کی تَوْبَہ کا سبب بنا، آپ نے تَوْبَہ کی اور ولایت کے بلند ترین مقام پر پہنچ گئے۔ وہ خواب کیا تھا؟ **کتابوں میں لکھا ہے:** آپ کی ایک بیٹی تھی، آپ اس سے بہت محبّت کیا کرتے تھے۔ آپ کی

اس بیٹی کا اِنتقال ہو گیا۔ بیٹی کے اِنتقال کے بعد آپ نے ایک دِن خواب دیکھا، کیا دیکھتے ہیں کہ قیامت کا ہوش رُبا مَنْظر ہے، آپ اپنی قبر سے نکلے، ساتھ ہی ایک بڑا اَژْدھا بھی آپ کی قبر سے نکلا اور آپ کا پیچھا کرنے لگا، آپ اس سے ڈر کر دوڑنے لگے، وہ اَژْدھا بھی آپ کے پیچھے تیز رینگنے لگا، آپ دوڑتے دوڑتے ایک کمزور سے بُوڑھے کے قریب سے گزرے، آپ نے اُسے پُکارا کہ مجھے اِس اَژْدھے سے بچاؤ! مگر اس بوڑھے نے جواب دیا: میں کمزور ہوں، میں تمہیں اس سے نہیں بچا سکتا۔ حضرت مالِک بن دینار رحمۃُ اللہِ علیہ دوڑتے دوڑتے ایک پہاڑ پر چڑھ گئے، اس پر شامیانے اور سائبان لگے ہوئے تھے، اچانک ایک آواز آئی: اس نااُمید کو دُشمن کے نرغے میں جانے سے پہلے ہی گھیر لو! تو بہت سے بچوں نے انہیں گھیر لیا، جن میں آپ کی وہ بیٹی بھی تھی، وہ آپ کے پاس آئی، اُس نے اَژْدھا کو مارا تو وہ بھاگ گیا اور پھر وہ آپ کی گود میں بیٹھ گئی، اُس نے آپ کو بتایا کہ بابا جان! وہ اَژْدھا اَصْل میں آپ کے بُرے اَعْمال تھے اور وہ بُوڑھا جس کے قریب سے آپ گزرے، وہ آپ کا اچھا عمل تھا، آپ نے بُرے اَعْمال کے ذریعے اسے اتنا کمزور کر دیا کہ اس میں آپ کے بُرے اَعمال کا مُقابَلہ کرنے کی طاقت ہی نہیں رہی، لہٰذا آپ اللہ پاک کی بارگاہ میں تَوْبَہ کریں اور خود کو ہلاکت سے بچانے کی کوشش کریں۔

یہ خواب دیکھنے کے بعد حضرت مالِک بن دینار رَحمۃُ اللہِ علیہ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ نے سچّی پکّی تَوْبَہ کی اور نیک اَعْمال شروع کر دیئے، یہاں تک کہ اللہ پاک نے آپ کو وِلایت کے بلند ترین مقام پر پہنچا دیا۔[1]

[1]... الروض الریاحین، صفحہ: 157 - 158 خلاصۃً۔

اللہُ اکبر! **اے عاشقانِ رسول!** دیکھا آپ نے لمحے بھر کا خوفِ قیامت؛ جو ایک خواب دیکھنے کے ذریعے دِل میں آیا، اس خوفِ قیامت نے حضرت مالک بن دینار رحمۃُ اللہِ علیہ کی زندگی بدل کر رکھ دی۔

نہ ڈرنا گُناہ ہے

اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم ڈرتے رہا کریں۔ یاد رکھیے! اللہ پاک کی خُفْیہ تدبیر سے بے خوفی (یعنی اپنی موجودہ حالت پر مطمئن ہو جانا) بہت نُقصان دہ ہے۔ صحابیِ رسول حضرت عمّار بن یاسِر رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ❁ اللہ پاک کی رحمت سے مایوس ہو جانا ❁ اللہ پاک کی مدد سے نااُمّید ہو جانا ❁ **اور اپنے آپ کو اللہ پاک کی خُفْیہ تدبیر سے محفوظ سمجھ لینا بڑے گُناہوں میں بہت بڑے گُناہ ہیں۔**[1]

70 زاہدوں کا عبرتناک انجام

حضرت وَھْب بِنْ مُنَبِّہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں 70 زاہِد (یعنی دُنیا سے بے رغبتی رکھنے والے نیک لوگ تھے)، اس زمانے میں ان جیسا نیک اور کوئی نہیں تھا، اللہ پاک نے اس زمانے کے نبی عَلَیْہِ السَّلام کی طرف وحی فرمائی کہ یہ 70 زاہِد دُنیا سے بغیر ایمان والے ہو کر نکلیں گے۔ اُن نبی عَلَیْہِ السَّلام نے حیرانی سے پُوچھا: یااللہ پاک! اس کی کیا وجہ ہے؟ (یہ تو بہت نیک لوگ ہیں، دُنیا سے بے رغبتی رکھتے ہیں، نیکیوں پر نیکیاں کرتے ہیں، پھر ان کا انجام ایسا کیوں ہو گا؟) اللہ پاک نے فرمایا: **اس لیے کہ یہ اپنے انجام سے بے فِکْر ہو گئے ہیں۔**[2]

1... مکارم الاخلاق للطبرانی، صفحہ:217، رقم:125۔

2... سلوۃ العارفین، باب الخوف من سوء الخاتمۃ، جلد:2، صفحہ:165۔

اللہُ اکبر! مَعْلُوم ہوا؛ ڈرنا بہت ضَروری ہے، دِل سے خوفِ خُدا نکل جائے تو بندہ نیکوں کا سردار بھی ہو تو راستے سے ہَٹ سکتا ہے۔ اور جس دِل میں خوفِ خُدا کی دولت مَوْجُود ہو، وہ گنہگار بھی ہو تو ایک نہ ایک دِن تَوْبَہ کرکے نیکیوں کے رستے پر آجاتا ہے۔

الٰہی! میں تیری عطا مانگتا ہوں	کرم مغفرت کی دُعا مانگتا ہوں
بچانا بُرے خاتمے سے بچانا	میں ایمان پر خاتمہ مانگتا ہوں [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اگر میں بادشاہ ہوتا تو...!!

حضرت اَبُو الْجَوْزَاء رَحمۃُ اللہِ علیہ فرمایا کرتے تھے: اگر میں بادشاہ بن گیا تو میں راستوں پر بڑے بڑے مینار بنواؤں گا اور اُن کے اُوپر ایک ایک شخص کھڑا کر دوں گا اور ان کی یہ ڈیوٹی لگا دُوں گا کہ بس ہر وقت یہی پُکارتے رہیں: اے لوگو! جہنّم۔ اے لوگو! جہنّم۔ اے لوگو! جہنّم۔[2]

گویا حضرت اَبُو الْجَوْزَاء رَحمۃُ اللہِ علیہ یہ اچھی طرح جانتے تھے کہ اگر لوگوں کے دِل میں جہنّم کا خوف پیدا کر دیا جائے تو صِرْف ایک فرد نہیں بلکہ پُوری قوم سیدھے راستے کی مُسَافِر بن سکتی ہے۔

ہم کبھی اپنے آپ پر ہی غور کر لیں؛ کتنی بار ایسا ہوتا ہے کہ ذَرَّہ برابر خوفِ خُدا ہمیں لرزا کر رکھ دیتا ہے اور ہم گُناہوں کو بُھول کر نیک رستے پر آ جاتے ہیں۔ غور کر لیں ❁ کیا جنازہ دیکھ کر زبان پر کلمہ شریف جاری نہیں ہو جاتا ❁ اچانک زلزلہ آ جائے تو کیا لوگ

[1] ...وسائلِ فردوس، صفحہ:3، 1 ملتقطاً۔
[2] ... مجموع رسائل ابنِ رجب الحنبلی، التخویف من النار، جلد:4، صفحہ:103۔

گُناہوں کو چھوڑ کر کلمہ طیبہ کا وِرْد شروع نہیں کر دیتے ۞ بلکہ حقیقت میں نہیں، صِرْف خواب میں کبھی قبر دیکھ لیں، قبر کا کوئی ہولناک مَنْظر دیکھ لیں، قیامت کی ہولناکی سے مُتَعلِّق کوئی خواب دیکھ لیں تو کئی دِن تک وہ مَنْظر آنکھوں کے سامنے سے ہٹتا ہی نہیں ہے، ہم کسی کو وہ خواب سُنائیں یا نہ سُنائیں، البتہ ہمارے دِل میں کہیں نہ کہیں اس خواب کا اَثَر رہتا ہے اور اسی اَثَر کی وجہ سے گُناہوں کی طرف بڑھتے ہوئے ہمارے قدم لرز رہے ہوتے ہیں۔

اس سے اندازہ لگائیے! جب خوفِ قیامت پر مبنی ایک خواب کا یہ اَثَر ہوتا ہے تو اگر یہ خوفِ خُدا مُسْتَقِل طَور پر ہمارے دِل میں بیٹھ جائے تو اس کے کتنے فائدے ملیں گے۔

خوفِ قیامت کے فضائل

(1): رَسُولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قیامت کے دن سب آنکھیں رونے والی ہوں گی مگر 3 آنکھیں نہیں روئیں گی، ان میں سے ایک وہ آنکھ بھی شُمار فرمائی جو اللہ پاک کے خوف سے روئے ہوگی۔[1] (2): حضرت انس رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے: ایک مرتبہ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (پارہ:28، سورۂ تحریم:6)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

پھر اِرْشاد فرمایا: جہنّم کی آگ ہزار سال تک بھڑکائی گئی تو سُرخ ہوگئی، پھر ہزار سال تک بھڑکائی گئی تو سفید ہوگئی، پھر ہزار سال تک بھڑکائی گئی تو سیاہ ہوگئی، اب نری سیاہ ہے، یہ

[1]... کنز العمال، کتاب المواعظ، جلد:15، صفحہ:356، حدیث: 43350۔

کبھی نہیں بجھے گی، یہ سُن کر ایک حبشی رونے لگا، حضرت جبریل علیہ السّلام تشریف لائے اور پُوچھا یہ کون ہے؟ اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حبشہ کا رہنے والا ہے ۔ جبریل امین علیہ السّلام نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: مجھے اپنی عزّت و جلال کی قسم! میرا جو بندہ دُنیا میں میرے خوف سے روئے گا، میں اُسے جنّت میں ضرور ہنساؤں گا۔[1]

مِرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دَم	ترے خوف سے یاخُدا یااِلٰہی!
ترے خوف سے، تیرے ڈر سے ہمیشہ	میں تھر تھر رہوں کانپتا یااِلٰہی![2]

(3): رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب مؤمن کا دل اللہ پاک کے خوف سے لرزتا ہے تو اُس کی خطائیں اس طرح جھڑتی ہیں جیسے خشک درخت سے اُس کے پتے جھڑتے ہیں۔

(4): سرورِ عالم، نُورِ مُجَسَّم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: مجھے اپنی عزّت و جلال کی قسم! جو دُنیا میں مجھ سے ڈرتا رہا، میں بروزِ قیامت اُسے امن میں رکھوں گا۔[3]

میرا نازُک بدن جہنَّم سے	اَز طُفیلِ رضا بچا یارَبّ!
کر دے جنّت میں تُو جَوار اُن کا	اپنے عطارؔ کو عطا یارَبّ![4]

اللہ پاک ہمیں خوفِ خُدا، خوفِ قیامت، خوفِ جہنّم کی دولت نصیب فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

[1]... شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ، جلد:1، صفحہ:489، حدیث:799۔
[2]...وسائلِ بخشش، صفحہ:105۔
[3]... شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ، جلد:1، صفحہ:491-483، حدیث:803-777۔
[4]...وسائلِ بخشش، صفحہ:80-81۔

12 دینی کاموں میں سے ایک کام: فجر کے لئے جگانا

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے، حقیقی معنوں میں خوفِ جہنم و خوفِ خدا کا پیکر بننے اور نیک نمازی بننے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں عملاً (*Practically*) حِصّہ لیجئے! دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں ایک کام ہے: **فجر کے لئے جگانا۔**

نمازِ فجر کے لئے لوگوں کو جگانا آخری نبی، نبیِّ اُمّی صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت ہے۔ الحمدللہ! دعوتِ اسلامی سے وابستہ عاشقانِ رسول سرکارِ عالی وقار مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت پر عمل کے جذبے کے تحت صبح فجر کی نماز سے پہلے گلی گلی جا کر بلند آواز سے درود و سلام پڑھتے اور لوگوں کو بستر چھوڑ کر نمازِ فجر کے لئے چل پڑنے کی دعوت دیتے ہیں۔ آپ بھی اس دینی کام میں حِصّہ لیجئے، صبح جلدی اُٹھئے، اللہ پاک نصیب کرے تو نمازِ تہجد ادا کیجئے، ذِکر و درود کیجئے، اذانِ فجر کے بعد مدنی مرکز کے دیئے ہوئے طریقہ کار کے مطابق لوگوں کو نمازِ فجر کے لئے جگائیے، اس عَمَل کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ڈھیروں ثواب ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رزقِ حلال کمانے کے مدنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! رزقِ حلال کمانے کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) پاک کمائی والے کے لئے جنت ہے۔ (المعجم الکبیر، ۵/۷۲، حدیث: ۴۶۱۶) (2) رزقِ حلال کی تلاش فرائض کی

ادائیگی کے بعد ایک فرض ہے۔(المعجم الکبیر، حدیث:۹۹۹۳، ۷۴/۱۰)☆سیٹھ اور نوکر دونوں کے لئے حسب ضرورت اجارے کے شرعی احکام سیکھنا فرض ہے، نہیں سیکھیں گے تو گنہگار ہوں گے۔(حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول، ص۴)☆نوکر رکھتے وقت، ملازمت کی مدت، ڈیوٹی کے اوقات اور تنخواہ وغیرہ پہلے سے تعیُّن ہونا ضروری ہے۔ (ایضاً، ص۴)☆ملازم دفتر یا دکان پر آنے جانے کا وقت درست لکھے، اگر غلط بیانی سے کام لیا اور ڈیوٹی کم دینے کے باوجود پورے وقت کی تنخواہ لی تو گنہگار و عذابِ نار کا حقدار ہے۔ (ایضاً، ص۷) ☆ تنخواہ زیادہ کرانے یا عہدے وغیرہ میں ترقی کروانے کے لئے جعلی (نقلی) سند لینا ناجائز و گناہ ہے۔ (ایضاً، ص۸)☆ملازم کو چاہئے کہ دوران ڈیوٹی چاق و چوبند رہے، سستی پیدا کرنے والے اسباب سے بچے، مثلاً رات دیر سے سونا وغیرہ۔(ایضاً، ص۸)☆جو اجارے کے مطابق کام نہیں کرپاتا اسے چاہئے کہ فوراً مستاجر (یعنی جس سے اجارہ کیا ہے اس) کو مطلع کرے۔(ایضاً، ص۱۱)

﴾اعلان﴿

رزقِ حلال کمانے کے بقیہ مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے، لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

﴾یاددھانی﴿

دو فرامین مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) اللہ پاک ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) ابتداء سے آخر تک آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے، ہے کوئی مانگنے والا؟ میں اسے دوں، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟، میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ میں اسے بخش دوں۔[1] (2) جو شخص

1…کنز العمال، 14/ 80، حدیث: 38293

جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار "أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ" پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[1]

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[2]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا

1…مجمع الزوائد، ج2، ص380، حدیث:3019، نماز کے احکام، ص422

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص151 ملخصًا

جو شَخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ [1]

﴾3﴿ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ [2]

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ [3]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ [4]

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

2…القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

3…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١٤٩

4…القول البدیع، الباب الاول، ص ١٢٥

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[1]

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

1…الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2…مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ…الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول، 23 اکتوبر 2025ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

رزقِ حلال کمانے کے بقیہ مدنی پھول

☆ اگر مخصوص مدت مثلاً بارہ ماہ کے لئے ملازمت کا اجارہ ہو تو اب فریقین کی رضامندی کے بغیر اجارہ ختم نہیں ہو سکتا، سیٹھ کا خواہ مخواہ دھمکیاں دینا کہ فارغ کر دوں گا یا نوکر کا چھوڑ جانے کی دھمکی دینا درست نہیں، البتہ شرعی مجبوری کی بنا پر دونوں میں سے کوئی بھی وقت سے پہلے اجارہ ختم کر سکتا ہے۔ (ایضاً، ص ۱۲ ملخصاً) ☆ مسلمان کے لئے غیروں کے ہاں ایسی نوکری کرنا جائز نہیں جس میں مسلمان کی ذلت ہو مثلاً اس کے گھر کی صفائی کرنا، کچرا اٹھانا، گاڑی صاف کرنا وغیرہ، البتہ جس کام میں مسلمان کی ذلت نہ ہو وہ کر سکتا ہے۔ (ایضاً، ص ۱۳) ☆ ملازم اپنے دفتر کا قلم، کاغذ اور دیگر اشیاء اپنے ذاتی کاموں میں صرف کرنے سے اجتناب کرے۔ (ایضاً، ص ۱۴) ☆ چوکیدار، گارڈ یا پولیس وغیرہ جن کا کام جاگ کر پہرا دینا ہوتا ہے اگر ڈیوٹی کے اوقات میں ارادۃً سو گئے تو گنہگار ہوں گے اور جتنی دیر سوئے یا غافل رہے اتنی دیر کی اجرت کٹوانی ہوگی۔ (ایضاً، ص ۱۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

منافقت سے بچنے کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **"منافقت سے بچنے کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ

ترجمہ: اے اللہ میں مخالفت، منافقت اور بُرے اخلاق سے تیری پناہ مانگتا ہوں ۔(فیضان دعا، ص288)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ [1]

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو تَوبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا ۔(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

1 . . . جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز سے قبل نَماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سُورۃُ الاِخلاص پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان سے تین آیات یا صراطُ الجنان سے دو صفحات ترجمہ اور تفسیر پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے اَوراد پڑھے؟ (8) 313 بار دُرُود شریف پڑھے؟ (9) آنکھوں کو گناہوں سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں سے بچایا؟ (11) فضول نظری سے بچتے ہوئے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ (12) 12 منٹ مکتبۃ المدینہ کی اصلاحی کتاب پڑھی؟ (13) اَذان واِقامت کا جواب دیا؟ (14) غُصّے کا عِلاج کیا؟ (15) اپنا جائزہ لیا؟ (16) اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) آپ اور جی کہہ کر بات کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں پڑھا یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے میں گھر پہنچ گئے؟ (20) دو گھنٹے دینی کاموں پر صرف کئے؟ (21) فجر کے لئے جگایا؟ (22) دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچے؟ (23) گھر درس ہوا؟ (24) مسجد درس دیا یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس پہنا؟ (26) زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) ایک مُشت داڑھی ہے؟ (28) گناہ ہونے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا؟ (30) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) کچھ نہ کچھ سنتوں پر عمل کیا؟ (32) ظہر کی سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجُّد یا صلوٰۃُ اللَّیل پڑھی؟ (34) اوّابین یا اِشراق وچاشت پڑھیں؟ (35) عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟ (36) 12 دینی کام میں سے ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر چیزیں تو اِستعمال نہیں کی؟ (38) جھوٹ، غیبت اور چُغلی سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت "دعوت اسلامی کا چینل" دیکھا؟ (40) ذاتی دوستی تو نہیں کی؟ (41) وقت پر قرض ادا کر دیا؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟ (43) صفائی اور سلیقہ کا خیال رکھا؟ (44) مُسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟ (45) تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شرکت کی؟ (46) کچھ نہ کچھ جائز کام سے پہلے بِسْمِ الله پڑھی؟ (47) ایریا درس دیا، یا سُنا؟ (48) والدین اور پیر و مُرشِد کو ایصالِ ثواب کیا؟ (49) اِسراف سے بچے؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مسئلہ حل کیا؟ (52) زبان کے گناہوں سے بچے؟ (53) فُضول باتوں سے بچے؟ (54) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے سے بچے؟ (55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا اَدب کیا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12 مرتبہ

ہفتہ وار 9 نیک اعمال

(57) اِسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اِجتماع میں کسی نہ کسی اسلامی بہن کو گھر سے بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھا یا سُنا؟(59) ہفتہ وار اِجتماع میں اوّل تا آخر شرکت ہوئی؟(60) ایک دن راہِ خدا میں دیا؟(61) مریض یا دُکھیارے کی عِیادت یا غمخواری اور کسی کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62) ہفتے میں کسی بھی دن روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُنا؟(64) عَلاقائی دورہ کیا؟(65) پہلے آنے والے اور اب نہ آنے والے اِسلامی بھائیوں کو دینی ماحول سے وابستہ کیا؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد